ہے۔اسی طرح وزارتوں کے فارغ ہونے والے وزراء آج گلیوں میں دھکے کھاتے پھرتے ہیں اور ان کو کچھ بھی نہیں ہوا۔جس کی موت لکھی گئی ہے وہ ''بروج مشیدہ'' (مضبوط قلعوں) میں ہوگا تو بھی مر جائے گا۔وہ جو نہیں مرتے اس لئے نہیں مرتے کہ ان کا وقت اجل ابھی آیا نہیں ہے۔تم روز دیکھتے ہو کہ جن کا وقت آ گیا وہ گاڑیوں، بلکہ بم پروف گاڑیوں میں گارڈز کے سمیت مارے گئے۔یہ تمام حفاظتی تدابیر نری فضول خرچی ہے اور یہی حکومتی اسراف، گرانی کا باعث ہے۔ارزانی کیلئے بچت، کفایت شعاری اور اعتدال پسندی ضروری ہے۔بنکنگ کے بعد گرانی کا دوسرا بڑا ایجنٹ سٹاک ایکسچینج کا جوا خانہ ہے جہاں دولت مند کھلاڑی قیاسات اور افواہوں کے ذریعے حصص کی رقم بڑھاتے اور گھٹاتے ہیں۔یہاں ظالم مگرمچھ اور حرام خور قمار باز، ہر لمحہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ چھوٹے سرمایہ کاروں یعنی چھوٹے قمار بازوں کا مال ہڑپ کر جائیں۔ہمارا خیال ہے کہ اگر جوئے کا یہ قانونی اڈہ ختم ہو جائے تو ارزانی پیدا ہو سکتی ہے۔

ہم کیا کہیں، اب تو مولوی بھی مانگ مانگ کر سکیورٹی لیتے ہیں اور ایک ایک مولوی کے ساتھ کلاشنکوف بردار دستہ ہوتا ہے۔کیا مولوی کا عقیدہ، موت کے بارے میں کمزور ہو گیا ہے۔یا شاید مولوی بھی دہشت کا پیکر بن کے عوام کی امامت کرانا چاہتا ہے۔اسلام کے تین خلفائے راشدین میں سے دو مسجد میں اور ایک گھر میں شہید ہو گئے مگر کسی نے حفاظتی دستہ نہ رکھا جہاں علمائے اسلام کا یہ حال ہو وہاں دنیا دار اور وزیروں پر کیا طعن؟ علماء تو ﴿أليس الله بكاف عبده﴾ کا مفہوم ضرور جانتے ہیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے

ہمیں رسول اللہ ﷺ سے عشق نہیں، محبت ہے کیونکہ قرآن پاک میں محبت ہی کا حکم آیا ہے۔ہم نے آپؐ سے اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے ماں باپ سے بڑھ کر محبت کرنے کا عہد باندھا ہے۔یہ عہدِ وفا، ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔کینیڈا کی شہریت چھوڑ، کینیڈا کی بادشاہی کے عوض، محمد ﷺ سے عہد وفا توڑنے کا تصور تک نہیں کر سکتے۔یہ تو ایمان کی بات ہے۔ہم آئین پاکستان سے اپنی وفا کے بدلے دنیا جہان کی دولت قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں۔مگر ڈاکٹر طاہر القادری نے کینیڈا کی شہریت کے بدلے، حضور اقدس ﷺ سے اپنے عشق کا عہد توڑا اور ملکہ برطانیہ اور اس کے جانشینوں سے عہد وفا باندھا۔وہ ''شیخ الاسلام'' ہونے کے بھی مدعی ہیں۔سود و زیاں کا فیصلہ وہ خود ہی کر سکتے ہیں مگر ہمارے نزدیک انہوں نے خسرانِ مبین کا سودا کیا ہے اور

یہی وہ احساسِ زیاں ہے جو انہیں یہاں نہ وہاں چین نہیں لینے دیتا اور وہ چیختے چنگھاڑتے رہتے ہیں۔ پہلے آئے تو ریاست بچانے کیلئے آئے مگر ریاست کو اس کے حال پر چھوڑ کر پلٹ گئے۔ پھر حبِ وطن نے زور مارا تو ویڈیو لنک کے ذریعے معرکہ آراء ہوئے۔ ہر بیس (20) ابنائے وطن میں سے ایک کو بلایا اور ایک کروڑ کی حاضری کی شرط پر اپنے انقلاب کو آخری مرحلہ میں داخل کرنے کو بہت جلد واپس آنے کا اعلان فرمایا۔

ایک کروڑ حاضرین کی گنتی تو ان کے کارکن پوری کر دیں گے مگر ذرا حسین محی الدین سے تصدیق کرا لیں۔ مبادا پچھتاوا ہو۔ ان کی ساری ریلیوں کا آنکھوں دیکھا حال ہر اخبار نے لکھا مجموعی تعداد بمشکل ایک لاکھ کے اندر باہر بتائی۔ موجودہ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا، واجب ٹھہرایا۔ جاتی عمرہ کے ایوانوں کو گرا دینے کا عزم دہرایا اور اپنی مثالی حکومت کا نقشہ دکھایا جس پر بڑے غور کے بعد ہم نے دیوانے کی بڑ سے بڑھ کر نہ پایا۔ وہ کہتے رہے کہ وہ خود آنے والے تھے مگر معالجین نے آشوبِ چشم کے پیش نظر سفر کی اجازت نہ دی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کی بصارت مع بصیرت قائم رکھے۔ ''ویسے پرہیز علاج سے بہتر'' کے اصول کے تحت اگر وہ کچھ عرصہ کیلئے چیخنا چنگھاڑنا بند کر دیں تو ان کا بھلا ہوگا کیونکہ ENT باہم مربوط سلسلہ ہے اور گلا پھاڑنے سے آشوبِ چشم بڑھ جانے کا احتمال ہے۔ (و ما علینا الا البلاغ المبین)

رئیس الجامعہ کیلئے دعائے صحت

مورخہ 15 جون بروز اتوار رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر سعودی عرب سے کراچی پہنچے، ائیر پورٹ پر ان کا استقبال مدیر جامعہ ابی بکر الاسلامیہ فضیلۃ الشیخ ضیاء الرحمٰن بن پروفیسر محمد ظفر اللہ نے کیا۔ مورخہ 18 جون بروز بدھ الابراہیم آئی ہسپتال کراچی میں ان کی دائیں آنکھ کا کامیاب آپریشن ہوا، اس دوران ان کا قیام جامعہ ابی بکر میں رہا۔ جامعہ کے تمام اساتذہ اور طلباء نے حافظ صاحب کی خدمت میں کوئی کمی نہ کی، بالخصوص علامہ نور محمد، ڈاکٹر حکیم افتخار احمد اور ڈاکٹر مقبول احمد مکی ان کی میزبانی میں پیش پیش رہے۔ الابراہیم آئی ہسپتال میں چیئرمین ڈاکٹر صالح میمن، ڈاکٹر شیخ عبدالرشید، ڈاکٹر عبدالفتاح، ڈاکٹر محمد مرتضیٰ، ڈاکٹر اسد انصاری، رضوان احمد بلوچ، محمد طفیل و دیگر عملے نے حافظ صاحب کی بڑی تکریم کی۔

حافظ صاحب اب الحمد للہ رو بہ صحت ہیں۔ قارئین سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔